مسلمان طالب علم

www.KitaboSunnat.com

رب زدنی علماً

محمد عاشق بھٹی

INTERNATIONAL ISLAMIC UNIVERSITY
ISLAMABAD

Silver Jubilee 1985-2010

دعوۃ اکیڈمی
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

25 YEARS OF DAWAH
1985 2010
INTERNATIONAL ISLAMIC UNIVERSITY, ISLAMABAD

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مسلمان طالب علم

محمد عاشق بھٹی

www.KitaboSunnat.com

دعوۃ اکیڈمی

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

کتاب	:	مسلمان طالب علم
مصنف	:	محمد عاشق بھٹی
نظر ثانی	:	محمد شاہد رفیع
نگران طباعت	:	حیران خٹک
سرورق	:	محمد طارق اعظم
کمپوزنگ	:	محمد اعظم
اشاعت چہارم	:	۲۰۱۰ء
طابع	:	ادارہ تحقیقات اسلامی پریس اسلام آباد
تعداد	:	۲۰۰۰
قیمت	:	۲۴ روپے

ISBN 978-969-556-117-1

ناشر

دعوۃ اکیڈمی

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی پوسٹ بکس ۱۴۸۵ اسلام آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	حرفِ اوّل	۵
۲	مسلمان طالب علم	۷
۳	صلاحیت کے مطابق مضامین کا انتخاب	۸
۴	قومی تقاضوں سے ہم آہنگ طرزِ عمل اختیار کرنا	۹
۵	اسلامی سیرت و کردار اپنانا	۱۰
۶	عملی سیاست سے اجتناب	۱۱
۷	طلب علم سے عشق	۱۴
۸	ملک کا دفاع	۱۹
۹	اعلیٰ نصب العین کا تعین	۲۱
۱۰	مہذب طرزِ گفتگو	۲۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱ زندگی میں نظم و ضبط ۲۵

۱۲ خدمت خلق ۲۸

۱۳ والدین سے اچھا سلوک ۳۲

۱۴ استاد کا احترام ۳۴

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

علم وجہِ فضیلتِ آدم ہے، علم ہی انسان کے فکری ارتقاء کا ذریعہ ہے۔ علم ہی کے ذریعہ سے ایک نسل کے تجربات دوسری نسل کو منتقل ہوتے ہیں...... سیّد الانام خیر البشر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو خالقِ کائنات نے بے شمار انعامات و امتیازات سے سرفراز فرمایا مگر جب علم کی دولت سے سرفراز فرمانے کا ارشادِ گرامی ہوا تو اُسے ''فضلِ عظیم'' قرار دیا، سورۃ النساء میں ارشاد ہوتا ہے:

وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا

''اور تجھے وہ سکھایا ہے جسے تُو نہیں جانتا تھا اور اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بڑا بھاری فضل ہے''۔

دنیائے انسانیت کے مختلف شعبوں پر نظر ڈالیے وہی نام آسمانِ شہرت پر پوری آب و تاب کے ساتھ چمک دمک رہے ہیں جو علم کے زیور سے آراستہ ہوئے۔ تعمق اور تفحص جن کا شیوہ رہا۔ تحقیق و تفتیش جن کا اوڑھنا بچھونا رہا۔ عمرِ عزیز کا کوئی لمحہ ضائع نہیں کیا اور ''من المهد الی اللحد'' جادۂ علم پر گامزن رہے۔

اسلام حصولِ علم کے لیے جس راہ کو متعین کرتا ہے وہ تعلیم و تربیت کا آمیزہ ہے...... فکر و عمل کی راستگی اسلام کا حقیقی مطلوب ''علم'' ہے، بصورت دیگر بقول اقبالؒ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزر گاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا
جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا

آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں اُس میں تعلیم کا بنیادی مقصد حصولِ روزگار بن گیا ہے۔ اس ''منزل'' کے تعین کی وجہ سے ہم تدریجاً تعلیم کے حقیقی ثمرات سے محروم ہوتے چلے جا رہے ہیں...... بنیادی اقدار سے تہی دست ہو رہے ہیں اور فکری جمود کا شکار ہو چکے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب جناب محمد عاشق بھٹی صاحب کی قابلِ ستائش فکری کاوش ہے جس میں اُنہوں نے ایک مسلمان طالب علم کی خصوصیات کو اُجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ دل نشین پیرایۂ بیان میں وعظ و تلقین بھی فرمائی ہے، بیان آسان ہونے کے ساتھ ساتھ شوکتِ الفاظ سے بھی مالا مال ہے۔ اللہ جل شانہٗ اسے افادۂ عام کا ذریعہ بنائے۔ آمین

پروفیسر ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن
ڈائریکٹر، دعوۃ اکیڈمی
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان طالب علم

یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی ملک کے طالب علم ہی اس کا بہترین سرمایہ اور اس کے درخشاں مستقبل کی ضمانت ہوتے ہیں۔ اور ملک کی آئندہ تعمیر و ترقی کا کارواں انہی باصلاحیت اور پر اعتماد شخصیتوں کی بدولت رواں دواں رہتا ہے۔ لیکن اس عظیم اور پاکیزہ مقصد کی تکمیل صرف اسی صورت میں ہوسکتی ہے جب طلبہ حصولِ علم کے ساتھ ساتھ تعمیرِ ملک کے بنیادی تقاضوں سے واقفیت بھی پیدا کریں اور ایک باشعوراور ذمہ دار شہری کے جملہ اوصاف اپنے اندر پیدا کریں۔

تعلیم کازمانہ طلبہ کے لیے ذہنی اور نظریاتی پختگی حاصل کرنے کا زمانہ ہوتا ہے۔ یہ دور جس میں وہ زندگی کے حقائق کا نظری حیثیت سے مطالعہ کر رہے ہوتے ہیں ہر لحاظ سے پرسکون ہونا چاہیے۔اس زمانے میں طلبہ کا بہترین تعمیری کارنامہ یہ ہے کہ وہ تعلیم کے مقدس فریضے کا احترام کرتے ہوئے ہر قسم کی ہنگامہ آرائی سے دور رہ کر وطنِ عزیز کے تعلیمی اداروں میں تعلیم و تعلم کا پرسکون اور سازگار ماحول پیدا کرنے اور برقرار رکھنے کی کوشش کریں اور ایسا کرنے والوں کی مدد کریں۔ اپنی درس گاہوں کے اندر اور باہر ان کا طرزِ عمل بے حد خوشگوار اور مثبت ہونا چاہیے۔ طلبہ کو چاہیے کہ وہ کسی وقت بھی آئینی اور اخلاقی حدود سے تجاوز نہ کریں اور نظم و ضبط کے پابند رہتے ہوئے اپنا تعلیمی سفر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاری رکھیں۔ اسی طرح ان غیر مفید مشاغل سے بھی ہمیشہ دور رہیں جن میں الجھ کر وہ اپنے مقصدِ تعلیم سے دور ہوجاتے ہیں۔ دورانِ تعلیم اپنی ذہنی صلاحیتوں کی بہترین نشوونما کے لیے کٹھن محنت کو اپنا شعار بنائے رکھنا' منفی نقطۂ نظر سے دور رہ کر مثبت انداز میں سوچنا' اپنے قابلِ احترام بزرگوں اور فاضل اساتذہ کے نقشِ قدم پر چل کر ذہنی تعمیر کے مرحلے طے کرنا' یہ سب چیزیں ایک طالب علم کا اصل کارنامہ ہیں اور انہی کی بنیاد پر وہ اپنی عملی زندگی میں ملک و ملت کی تعمیر کے کٹھن فریضے سے عہدہ برآ ہوسکتا ہے۔

صلاحیت کے مطابق مضامین کا انتخاب

یہ ایک روشن حقیقت ہے کہ قومی زندگی کے مختلف دائروں میں تعمیر و ترقی کے کام کو آگے بڑھانے کے لیے مختلف النوع صلاحیتیں رکھنے والے افراد کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے طلبہ کو اپنی خداداد صلاحیتوں کے مطابق ہی تعلیمی مضامین کا انتخاب کرنا چاہیے تاکہ مستقبل میں ملک کو ہر قسم کے اچھے کارکن اور بہترین مردانِ کار میسر آسکیں۔

افسوس کی بات ہے کہ ہمارے ملک میں طلبہ کی اکثریت اعلیٰ ملازمتوں اور ذاتی آسائشوں کے حصول کے لیے تعلیم حاصل کرتی ہے' یہ ایک خودغرضانہ نقطۂ نظر ہے۔محض دولت سمیٹنے کے لیے علم کو آلۂ کار بنانا ایک گھٹیا طرزِعمل ہے اور وسیع تر قومی مفاد کے منافی ہے۔اعلیٰ انسانی اوصاف کا حصول' قومی امنگوں کے شعور کی پرورش اور بے لوث جذبۂ خدمت کی افزائش ایک طالب علم کا اصل الاصول اور طرۂ امتیاز ہونا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے ملک کے طالب علم کو چاہیے کہ دورانِ تعلیم قومی فلاح وبہبود کی اہمیت کو سمجھیں اور اپنے ملک کی رفاہی اور سماجی تنظیموں میں حصہ لے کر ایک سچے محبّ وطن کی طرح قوم کی بگڑی بنانے کی کوشش کریں۔اسی طرح ضرورت ہے کہ وہ جہالت کے خلاف عملی جہاد کریں اور ناخواندہ بالغوں کو تعلیم دے کر ملک کے ہر گوشے میں علم کی روشنی پھیلا دیں۔

قومی تقاضوں سے ہم آہنگ طرزِ عمل اختیار کرنا

پاکستان کی تاریخ شاہد ہے کہ طلبہ نے منظّم ہو کر ہمیشہ آڑے وقت میں قوم کی پشتیبانی کی ہے اور اسے سہارا دیا ہے۔ چنانچہ تحریکِ پاکستان میں طلبہ کی قربانیاں، ہندوستان سے ہجرت کرکے آنے والے مہاجرین کی آباد کاری، مشرقی پاکستان میں طوفانِ بادوباراں سے برباد ہونے والے ہم وطنوں کی چارہ گری، ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ہونے والے فوجی بھائیوں کے لیے خون کے عطیات کی فراہمی وغیرہ یہ سب چیزیں آج بھی اس بات کا زندہ ثبوت ہیں کہ طلبہ اگر اپنے جوشِ شباب کو انسانی ہمدردی اور حب الوطنی کے سانچے میں ڈھال کر عمل کی راہیں متعین کریں تو وہ ہمیشہ باشعور اور ذمہ دار شہری کی بلند ترین صفات کے حامل ہونے کی بنا پر معاشرے کا بہترین طبقہ قرار پائیں گے۔

ہمیں تعمیرِ ملت کے لیے ایسے افراد کی ضرورت ہے جو بوعلی سینا کی طرح علم و حکمت کے دیے جلائیں، اقبال کی نظریاتی شمعوں کی لو سے عمل کے چراغ روشن کریں، شاہ ولی اللہ اور اسماعیل شہیدؒ کے فکرِ صالح اور جذبۂ اسلامی سے معاشرے کی اصلاح کا بیڑہ اٹھائیں، اور شعر و شاعری کے میدان میں سعدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حالی کی طرح اخلاق کا درس دیں۔ مگر اس کے لیے ضروری ہے کہ وطنِ عزیز کے طلبہ اپنی فطری صلاحیتوں کی صحیح تربیت کے ساتھ ساتھ فرض شناسی کا جوہر بھی اپنے اندر پیدا کریں۔

تاریخِ اقوام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قوموں کی عزت اور سربلندی کا دارومدار نوجوانوں پر ہوتا ہے۔ وہ قوم نہایت خوش قسمت ہے جس کے فرزند بااصول، فرض شناس، جفاکش اور باہمت ہوں اور اعلیٰ اقدار کی دولت سے مالامال ہونے کے ساتھ ساتھ ہمیشہ جذبۂ خدمت سے سرشار رہیں، نیز قومی مفاد کی خاطر اپنے ذاتی مفاد کو آسانی سے قربان کردینے والے ہوں۔ بلاشبہ اسی قسم کے طلبہ ایک ترقی پذیر قوم اور معاشرے کے حقیقی معمار ہوتے ہیں۔

اسلامی سیرت و کردار اپنانا

پاکستانی طلبہ کو اس تاریخی حقیقت سے بھی اچھی طرح آگاہ رہنا چاہیے کہ یہ خطۂ پاک ہم نے اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا۔ اگر یہاں اسلامی اقدارِ حیات کو فروغ نہ دے سکے تو ہماری تمام تر مادی ترقیاں ہمارے لیے کھلے خسارے کا موجب ہوں گی۔ اگر طلبہ اپنی تہذیبی روایات سے برگشتہ ہوکر لادینیت کے سیلاب میں بہہ گئے اور اپنی قومی انفرادیت کو ختم کر بیٹھے تو ان کا یہ طرزِ عمل یقیناً خودکشی کے مترادف ہوگا۔ چنانچہ تعمیر ملک و ملت کے سلسلے میں طلبہ کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے دل و دماغ کو اسلامی سیرت و کردار کے سانچے میں ڈھالیں اور ہادیٔ برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے علم و عمل کی بنیاد قرار دیں تا کہ ان کی مومنانہ بصیرت اور کردار سے یہ خطہٗ پاک صحیح معنوں میں اسلامی مملکت بن سکے۔

علامہ اقبالؒ نے ذیل کے اشعار میں جدید علوم کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کی اہمیت اور ضرورت، کتنے بصیرت افروز پیرائے میں بیان کی ہے۔

کھلے ہیں سب کے لیے غریبوں کے مے خانے
علومِ تازہ کی سرمستیاں گناہ نہیں
اسی سرور میں پوشیدہ موت بھی ہے تری
ترے بدن میں اگر سوز لَآاِلٰہ نہیں

عملی سیاست سے اجتناب

جس طرح شرفِ انسانی کی تکمیل کے لیے ہر علم کا جاننا ضروری ہے، اسی طرح علمی و نظری حیثیت سے سیاسیات کے رموز سے آگاہ ہونا اور ملک و ملّت کی بھلائی کے لیے سیاست میں عملی طور پر حصہ لینا کوئی بری بات نہیں۔ لیکن اس مقصد کے لیے فکر ونظر کی پختگی اور آزمودہ کاری شرطِ اولین ہیں۔

جوانی کا ابتدائی دور ذہن کی ناپختگی اور ذوق کی نارسائی کے علاوہ ہیجان اور جوش کا زمانہ ہوتا ہے' سیاست میں حصہ لینے کے لیے جس فکری پختگی' متوازن دل و دماغ اور اصابت رائے کی ضرورت ہوتی ہے وہ طلبہ میں ناپید ہوتی ہیں۔

نالہ ہے بلبلِ شوریدہ ترا خام ابھی
اپنے سینے میں اسے اور ذرا تھام ابھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے ناتجربہ کار طالب علم جن کا ذہن نارسا، علم تشنۂ تکمیل اور رائے ناپختہ اور حیاتِ انسانی کے روشن اور تاریک پہلوؤں سے قطعی نابلد ہوتی ہے، اگر شومیٔ قسمت سے سیاست میں حصہ لے کر ایک پوری قوم کی زمامِ قیادت اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ کسی وقت بھی اپنے تجربوں کی خامیوں اور بے تدبیریوں کے باعث قوم کو تباہی کے جہنم میں دھکیل سکتے ہیں۔

عقل و ہوش ایک ایسی قوت ہے جو جوش کو حدِ اعتدال سے تجاوز نہیں کرنے دیتی ۔ جوش کی مثال ایک سرپٹ اور بے لگام بھاگنے والے گھوڑے کی سی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسا گھوڑا برق رفتار تو ضرور ہوتا ہے لیکن اس سے کسی متعین راہ پر بھاگنے کی توقع رکھنا عبث ہے۔ اسی طرح اگر انسان کا جوش، ہوش کے تابع نہ ہو تو اکثر اوقات اس کے لیے مہلک ثابت ہوتا ہے۔

طالب علمی کا زمانہ انسان کی ذہنی صلاحیتوں کے نشو و نما پانے، نکھرنے اور سنورنے کا زمانہ ہوتا ہے۔ اس دور میں کوئی ایسا مشغلہ جو طلبہ کو ان کے مقصد سے دور لے جائے، کوئی ایسے ہنگامی کام جو تعلیم جیسے ارفع و اعلیٰ مقصد میں حائل ہوں، نہ صرف طلبہ کے ذاتی مفاد کے لیے بلکہ قوم کے مستقبل کے لیے بھی نہایت ضرررساں ثابت ہوتے ہیں۔ تعلیم و تربیت میں جو ذہنی عوامل کار فرما ہوتے ہیں انہیں اگر حصولِ علم سے ہٹا کر کسی اور کام کی طرف لگا دیا جائے تو وہ تمام عمر اپنی کاوشوں کے لیے کوئی منزل یا نصب العین متعین نہیں کرسکتے اور کسی منزل یا نصب العین کے تعین کے بغیر جیسی کچھ زندگی وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزاریں گے اس کا حال بیان کرنے کی حاجت نہیں۔

بہے جاتے ہیں بے مقصود بحرِ زندگانی میں

جو مشاغل طلبہ کی تعلیمی ترقی اور پیش قدمی میں سدِ راہ ہوتے ہیں ان میں سے سیاست کا مشغلہ نتائج کے اعتبار سے سب سے زیادہ تباہ کن اور خطرناک ہے۔ اس وقت پاکستان تعمیر و ترقی کے دور سے گزر رہا ہے۔مملکتِ خداداد پاکستان کو ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا کرنے کے لیے اساتذہ' سائنس دانوں' ڈاکٹروں' انجینئروں اور مختلف فنی ماہرین کی ضرورت ہے۔ ہمارے علمی و فنی شعبے ان ملکی ماہرین کے انتظار میں ہیں جو اپنی تعلیم مکمل کرکے ہمیں غیر ملکی ماہرین کی محتاجی سے ہمیشہ کے لیے بے نیاز کردیں۔یہ عظیم نصب العین اسی صورت میں حاصل ہوسکتا ہے کہ ہمارے طلبہ ہر قسم کی سیاسی سرگرمیوں سے دور رہ کر وطن عزیز کی تعمیر و ترقی کا احساس دل میں لیے ہوئے اپنی تعلیم مکمل کریں۔ اور اپنے پسماندہ ملک کی ہمہ پہلو خدمت کے لیے خود کو وقف کر دیں۔ قائد اعظمؒ نے قیام پاکستان کے بعد ایک موقع پر پشاور یونیورسٹی کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا:

> عزیزانِ ملت! آپ کو طالبِ علم کی حیثیت سے اپنے کام کی تکمیل کرنی چاہیے۔ سیاسی ہنگامہ آرائیوں سے دور رہنا چاہیے۔ احساس ذمہ داری اور نظم وضبط کے ساتھ ٹھوس تعلیم کے حصول میں منہمک رہ کر اپنی منزل کی طرف گامزن رہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ہمارے محبوب لیڈر نے ۲۴ مارچ۱۹۴۸ء کو ڈھاکہ یونیورسٹی کے ایک اجلاس میں طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

جن طالب علموں نے اپنی تعلیم ابھی مکمل نہیں کی' انہیں خارزارِ سیاست سے دور رہنا چاہیے۔ اور سستی شہرت کے بھوکے لیڈروں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی نہیں بننا چاہیے۔ آپ ملک کا سرمایہ ہیں' پڑھ لکھ کر اپنے ملک کی دولت میں اضافہ کریں۔ صرف تعلیم کی تکمیل ہی سے آپ اپنے ملک کے اقتصادی' معاشرتی اور سماجی مسائل حل کرنے میں ممدو معاون ہوسکیں گے۔ کھوکھلی نعرہ بازی کے ماحول سے دور رہ کر تعلیم حاصل کیجئے۔

قوم کی قیادت بچوں کا کھیل نہیں ہے بلکہ یہ ان لوگوں کا کام ہے جنہیں خدا نے حکیمانہ فراست اور سیاسی بصیرت سے نوازا ہو اور یہ اُن لوگوں کو ملتی ہیں جو خوئے دل نوازی کے ساتھ ساتھ جان پر سوز بھی اپنے پہلو میں رکھتے ہیں۔ جو اپنی جان پر کھیل کر مشکل سے مشکل مواقع سے نمٹنے کی بہترین صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ جو ہر طرح کے ناموافق حالات پر قابو پانے کا ملکہ رکھتے ہیں ۔ جو علم و دانش کی روشنی کے ساتھ ساتھ اپنے پہلو میں چیتے کا جگر اور نگاہوں میں شاہین کا تجسس لیے ہوتے ہیں۔ اگر اس زادِ راہ کے ساتھ وہ میدان میں اتریں تو ان کی قیادت کے برگ و بارنشو و نما پاسکتے ہیں۔

طلب علم سے عشق

طالبِ علم کی ذہنی صلاحیتیں قوم کی مقدس امانت ہیں۔ اس امانت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی نوع کی خیانت بھی روا نہیں ہونی چاہیے۔ اس امانت کا حق صرف اسی صورت میں ادا ہوسکتا ہے کہ طلبہ تعلیم کے دوران میں نہایت دیانت داری کے ساتھ حصولِ علم میں کوشاں رہیں اور فارغ التحصیل ہو کر اپنی ذہنی صلاحیتوں کو ملک و ملت کے مفاد کی خاطر وقف کر دیں۔

ان حقائق کی روشنی میں یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ طلبہ کو ان سہولتوں اور وسائل سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیے جن کا حکومت اور معاشرے نے ان کے لیے انتظام کیا ہے۔ طلبہ کا اوّلین فرض یہ ہے کہ وہ فارغ التحصیل ہو کر ملک و ملت کی تعمیر و ترقی کو اپنا فرضِ اوّلین جانیں اور جو اُمیدیں قوم نے ان سے وابستہ کر رکھی ہیں ان کی تکمیل کر کے آنے والی نسلوں کے لیے ایسی راہِ عمل متعین کریں جو بقائے دوام کے نور سے جگمگاتی رہے۔ علامہ اقبالؒ نے بجا طور پر فرمایا ہے کہ:

> "اسلامی و مذہبی مسائل کے فہم کے لیے ایک خاص تربیت کی ضرورت ہے افسوس کہ مسلمان نوجوانوں کی تعلیمی اساس اگر دینی اور اخلاقی نہ ہو تو ان میں سیر چشمی، بلند نظری اور خود داری کے وہ اوصافِ حَسَنہ پیدا ہی نہیں ہوسکتے جو اسلامی سیرت کے لیے سرمایۂ امتیاز ہیں۔" (اقبالؒ)

ایک مسلمان طالب علم پر لازم ہے کہ زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لو جان بیچ کر بھی علم و ہنر ملے
جس سے ملے جہاں سے ملے جس قدر ملے

جناب سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "مہد (گہوارہ) سے لے کر لحد (قبر) تک علم کی طلب میں لگے رہو۔" اسی طرح مشہور مقولہ ہے کہ "علم حاصل کرو، خواہ اس کے لیے تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے۔" معلوم ہوا کہ ہمیں ہر طرح کی صعوبتوں اور کٹھن آزمائشوں سے گزر کر بھی علم کی بیش بہا نعمت کو حاصل کرنا چاہیے۔ ایک فلسفی کا قول ہے: "اگر مجھے آزادی دی جائے کہ میں علم اور تلاشِ علم میں سے جسے چاہوں منتخب کرلوں تو میں بغیر کسی جھجک کے تلاشِ علم کو پسند کروں گا۔"

حضرت علیؓ کا قول ہے کہ:

رضینا قسمة الجبار فینا　　　لنا علم وللجهال مال

(ہم اللہ کی تقسیم پر راضی ہیں کہ ہمارے لیے تو علم ہے اور جاہلوں کے لیے مال)

سیّد کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حکمت اور دانائی کی بات مومن کی گم شدہ متاع ہے۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے اس متاعِ گم گشتہ کی تلاش میں دنیا کا کونہ کونہ چھان مارا۔ ان کے سوزِ آرزو اور ذوقِ جستجو کی بدولت یونان و مصر کے مردہ علوم و فنون جو ماضی کی تاریکیوں میں گم ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی آب و تاب کھو چکے تھے دوبارہ زندہ ہوگئے۔ مولانا حالی نے اسلاف کے ذوقِ تجسس کی منظر کشی کرتے ہوئے کیا خوب کہا:

ہر ایک میکدے سے بھرا جا کے ساغر
ہر اک گھاٹ سے آئے سیراب ہو کر
گرے مثلِ پروانہ ہر روشنی پر
گرہ میں لیا باندھ قولِ پیمبرؐ
کہ حکمت کو اک گم شدہ لعل سمجھو
جہاں پاؤ، اپنا اسے مال سمجھو

ہمارے اسلاف میں جن باہمت لوگوں نے علم کی منزلیں طے کی ہیں اگر ان کے حوصلوں میں استقامت اور ارادوں میں استحکام نہ ہوتا تو اسلام کو امام بخاریؒ جیسے محدث اور حکیم ابونصر فارابی جیسے فلسفی نصیب نہ ہوتے ۔ کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ کو ایک سفر میں تنگ دستی نے اتنا مجبور کیا کہ تین دن تک انہوں نے صرف جنگل کی جڑی بوٹیاں کھائیں۔ اسی طرح حکیم ابونصر فارابی عہدِ طالب علمی میں چراغ کا تیل خریدنے کی توفیق بھی نہ رکھتے تھے اور رات کے وقت پاسبانوں کی قندیلوں یا چاند کی روشنی میں بیٹھ کر مطالعہ کیا کرتے تھے ۔امام ابوحاتم رازیؒ امام ابوعیسیٰ ترمذی اور بہت سے دوسرے اساتذۂ حدیث نے حصولِ علم کی خاطر ہزاروں میل کا پیدل سفر کیا۔ شیخ الرئیس بوعلی سینا نے اپنی مشہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب ''شفا'' قید و بند کی صعوبتوں میں مکمل کی۔

سعدی نے حصولِ علم کی خاطر اپنے ذوقِ جہاں گردی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے۔

در اقصائے عالم بگشتم بسے
بسر بُردم ایام باہر کسے
تمتع ز ہر گوشۂ یافتم
ز ہر خرمنے خوشۂ یافتم

(علم کی تلاش میں مَیں دنیا بھر میں مارا مارا پھرا۔ ایک ایک شخص کے پاس گیا اور جہاں سے جس قدر بھی علم میسر آیا اسے حاصل کیا۔)

ہمارے متقدم اسلاف کی علمی کاوشوں کے علاوہ بیسویں صدی کے ادبی مشاہیر ہیں۔ مولانا آزاد' خواجہ حالی' مولوی نذیر احمد' علامہ شبلی نعمانی' علامہ اقبال' اور دیگر بزرگوں نے بڑی بڑی مشکلات اور قربانیوں سے گزر کر علم کے چشموں سے اپنی پیاس بجھائی۔

علم کا دریا ناپید کنار ہے اور انسانی زندگی محدود ۔ بایں ہمہ اگر انسان علم کی ایک خاص حد تک پہنچ کر سیر ہو جائے تو یہ اس کی حرماں نصیبی ہے۔ شوق کا تقاضا تو یہ ہونا چاہیے۔

دست از طلب نہ دارم' تا کام من بر آید
یا تن رسد بجاناں یا جاں زتن بر آید

(یعنی میں اس وقت تک اپنے مقصود کو حاصل کرنے کی کوشش میں لگا رہوں گا جب تک یا تو مجھے میرا مقصود مل جائے یا میری موت کا وقت آ پہنچے۔)

دنیا میں ہمیں علم کے ایسے فدائی بھی ملیں گے کہ جب اجل کا فرشتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی جان شیریں تن سے جدا کررہا تھا تو وہ مطالعے میں مصروف تھے۔ سقراط کا مقولہ ہے کہ ''ایک عرصے تک علم حاصل کرنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ میں قطعی جاہل ہوں اور اپنی نادانی کا یہی احساس میرے علم کی معراج ہے۔'' مغرب کاایک دانش ور جب بسترِ مرگ پر دم توڑ رہا تھا تو اس نے کہا کہ '' تمام عمر کتابوں میں گم رہنے کے بعد بھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں ایک ایسا کم فہم بچہ ہوں جو ساحلِ سمندر کی گہرائیوں اور پہنائیوں سے بے خبر سیپیوں سے کھیل رہا ہو۔'' مگر جب علم کی وسعتوں کے مقابلے میں ہم اپنے ذوق طلب کو دیکھتے ہیں تو حد درجہ مایوسی ہوتی ہے کہ جس ملت کا پیشوا **الحکمة ضالة المؤمن** کہہ کر دلوں میں تلاشِ علم کی تڑپ پیدا کرنا چاہتا ہو' اس ملّت کے افرادعلم سے کیوں محروم ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ اپنے اسلاف کے علمی کارناموں پر اترانے اورفخر کرنے کے بجائے اپنے دلوں میں علم کی سچی لگن پیدا کریں اور زندگی کی تاریک راہوں کوعلم و حکمت کے چراغوں سے روشن کرکے دنیا کو تہذیب و تمدن کا گہوارہ بنادیں۔

''مطالعہ کی عادت اختیار کرلینے کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے گویا دنیا جہان کے دکھوں سے بچنے کے لیے ایک محفوظ ترین پناہ گاہ تیار کرلی ہے۔''(سمرسٹ ماہم)

ملک کا دفاع

اس کے علاوہ طلبہ کے لیے لازمی ہے کہ وہ فوجی تربیت حاصل کریں۔ سیاسی اور معاشی انتشار کے اس دور میں اقوامِ عالم کے مادی مفادات کی آویزش اور مہلک ہتھیاروں کی نت نئی ایجادات نے آج پوری دنیا کو ایک مستقل جنگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحران میں مبتلا کر دیا ہے۔ بڑے ممالک چھوٹے ممالک کے وسائل و دولت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لیے ان کی آزادی کو ختم کر دینے کے درپے ہیں۔ عالمی نفسانفسی کے اس دور میں امن و عافیت کی فضا عنقا ہو کر رہ گئی ہے۔ چنانچہ موجودہ امن سوز حالات میں دنیا کا ہر ملک اپنے اپنے وسائل کے مطابق جنگی تیاریوں میں مصروف ہے۔ ان حالات میں جو قومیں اپنے وجود کو برقرار رکھنا چاہیں اور دنیا میں باعزت زندگی گزارنے کی خواہش مند ہوں ان کے لیے ضروری ہو گیا ہے کہ ان کے پاس ایک اعلیٰ تربیت یافتہ فوج موجود ہو جو وقت پڑنے پر وطن عزیز کا تحفظ کر سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس قوم میں عسکری روح زندہ ہوگی وہی قوم اپنی آزادی' اپنے قومی مفادات اور مقاصد حیات کا تحفظ کر سکے گی۔ اگر ہم دنیا میں ایک باعزت قوم کی حیثیت سے زندہ رہنا چاہتے ہیں تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے نوجوانوں میں روحِ جہاد کو زندہ رکھیں۔

ان حالات میں ہمسایہ ملکوں کے سامراجی عزائم کا مقابلہ کرنے کی صرف ایک ہی صورت باقی رہ جاتی ہے کہ ہم اپنے ملک میں لازمی فوجی تربیت کا نظام رائج کریں جس کے تحت ہمارے ملک کے نوجوان' دیگر تعمیری سرگرمیوں کے علاوہ اپنا کچھ وقت فوجی تربیت حاصل کرنے کے لیے وقف کر دیں۔ اسکولوں اور کالجوں میں طلبہ اور طالبات کے لیے لازمی فوجی تربیت کا قانون خاص طور پر نافذ ہونا چاہیے۔ تاکہ ملت کے یہ ہونہار فرزند، تعلیم کے ساتھ ساتھ شہری دفاع اور نشانہ بازی کی تربیت حاصل کرکے دشمن کے ہر چیلنج کا جواب دینے کے قابل ہوسکیں۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ
وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ج اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُوَفَّ اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ o (الانفال ۸:۶۰)

ان کے مقابلے کے لیے جس قدر تمہارے امکان میں ہو، سامانِ جنگ اور ہمیشہ تیار رہنے والے گھوڑے مہیا کرو۔ اس سے تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو اور ان کے سوا ان دوسرے لوگوں کو جنہیں تم نہیں جانتے، مگر اللہ انہیں جانتا ہے، مرعوب و خوفزدہ کرو گے۔ اس کام میں جو کچھ تم فی سبیل اللہ خرچ کرو گے وہ تمہیں (دنیا میں امن و امان اور ترقی اسلام کی صورت میں اور آخرت میں خوشنودیِ الٰہی کی صورت میں) پورے کا پورا واپس مل جائے گا۔ اور تم پر ہرگز ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اعلیٰ نصب العین کا تعین

قرآن حکیم ہمارے لیے راہِ ہدایت ہے۔ طلبہ کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ قرآنِ کریم کا مطالعہ کریں۔ اس بارے میں قائد اعظمؒ نے فرمایا تھا:

"اس وقت میدانِ سیاست میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی جنگ ہو رہی ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں کون فتح یاب ہوگا؟ علمِ غیب خدا کو ہے۔ لیکن میں ایک مسلمان کی حیثیت سے علی الاعلان کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہم قرآن مجید کو اپنا آخری اور قطعی رہبر بنا کر شیوۂ صبر و رضا پر کاربند ہوں اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشادِ خداوندی کو کبھی فراموش نہ کریں کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں، تو ہمیں دنیا کی کوئی طاقت یا بہت سی طاقتیں مل کر بھی مغلوب نہیں کر سکتیں۔ ہم تعداد میں کم ہونے کے باوجود فتح یاب ہوں گے اور اس طرح فتح یاب ہوں گے جس طرح مٹھی بھر مسلمانوں نے ایران اور روم کی سلطنتوں کے تخت الٹ دیے تھے۔" (جلسۂ عام حیدر آباد دکن۔ ۱۱ جولائی ۱۹۴۶ء)

طالبِ علم کے لیے انتہائی اہم اور ضروری بات نصب العین کا تعین ہے۔ کامیاب اور اعلیٰ زندگی کے لیے بلند نصب العین متعین کرنا اور پھر اس تک پہنچنے کے لیے عزم و استقلال سے کام لینا نہایت ضروری ہے۔ نصب العین کے بارے میں مختلف حکما نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ

"اگر کوئی کامیابی حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ پہلے یہ معلوم کرے کہ قدرت نے اسے کس کام اور کس پیشے کے لیے بنایا ہے اور پھر اس پر دل جمعی اور مستقل مزاجی سے عمل پیرا ہو جائے۔"

"اگر تم وہ کام کرو جس کے لیے قدرت نے تمھیں پیدا کیا ہے تو تم یقیناً کامیاب ہو گے۔ اور اس کے برعکس کام نہ کرنے سے بھی بدتر ہو جائے گا۔ جس نے کسی پیشے میں کمال حاصل کر لیا تو اس نے گویا ریاست حاصل کر لی۔"

"نصب العین اعلیٰ ہونا چاہیے کیونکہ جو آدمی آسمان پر تیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھینکنے کی کوشش کرتا ہے وہ اسے کم ازکم اونچے درخت کی
بلندی تک پہنچانے میں کامیاب ہوگا۔"

دنیا میں صرف وہی لوگ امتیاز حاصل کرتے ہیں جو ایک مقصد کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ وہ شخص جس میں ایک ہی کام کے کرنے کی اہلیت ہوتی ہے اور وہ اسی کام کو منتہائے مقصود بناتا ہے' اس آدمی کی نسبت زیادہ کامیاب ہوتا ہے جس میں کئی کام کرنے کی اہلیت ہو مگر اس کو یہ معلوم نہ ہو کہ وہ ان میں سے کس کام کو زیادہ خوبی اور کامیابی سے کر سکتا ہے۔

افسوس کہ ہمارے نوجوانوں کے سامنے کوئی نصب العین نہیں۔ وہ بے سوچے سمجھے منزل کا تعین کیے بغیر چلے جارہے ہیں۔ چنانچہ جونہی وہ طالبعلمی کے دور سے فارغ ہوکر میدانِ عمل میں داخل ہوتے ہیں تو وہ بالکل نہیں جانتے کہ انہیں کیا کرنا ہے اور وہ کون سا کام کرنے کے قابل ہیں۔ چونکہ زمانۂ طالب علمی میں ان کے پیشِ نظر کوئی مقصد نہیں ہوتا' اس لیے وہ عملی زندگی میں داخل ہوتے ہی اپنے آپ کو بے دست وپا محسوس کرنے لگتے ہیں۔ زمانۂ طالب علمی میں ان کے سامنے صرف یہ مقصد ہوتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح امتحان پاس کر لیں اور بس! حالانکہ ہر طالبِ علم کو زمانۂ طالب علمی ہی میں اس امر کا فیصلہ کرنا چاہیے کہ قدرت نے اسے کس کام کے لیے پیدا کیا ہے۔ پھر اس زمانہ کے مطابق اپنی تربیت کرے۔

مہذب طرزِ گفتگو

ایک مسلمان طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ آدابِ گفتگو سے بھی واقف ہو۔ آدابِ معاشرت میں اندازِ گفتگو کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں خَلَقَ الْإِنْسَانَ کے ساتھ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ارشاد فرما کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کی اس طبعی اور تمدنی ضرورت کی وضاحت کردی ہے۔ گویا تخلیقِ آدم اور بیان کا چولی دامن کا ساتھ ہے' اس بنا پر انسان کو حیوانِ ناطق بھی کہا جاتا ہے۔ گویا یہی وہ قوت ہے جو انسان کو حیوان سے ممیّز کرتی ہے اور اس کے خیالات کو پیرایہ اظہار عطا کرتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں زبان اظہارِ مدعا کا ذریعہ ہے۔ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ خیالات کو موزوں الفاظ میں ڈھال کر پیش کرنے کا سلیقہ جس قدر کسی شخص میں زیادہ ہوتا ہے وہ اسی قدر تہذیب و شائستگی سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ زندگی کے اعلیٰ مقاصد کے حصول میں بھی یہ خوبی ہر قدم پر اس کا ایک قابلِ اعتماد معاون ثابت ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کی گفتگو سننے والوں کے دل و دماغ کو کچھ اس طرح متاثر کرتی ہے کہ ان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے اعجازِ گفتگو سے بڑے بڑے سنگ دل اور سیاہ کار لوگ راہِ راست پر آ جاتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ بھٹکے ہوئے اور گم کردہ راہ عربوں کو اسلام کی صراطِ مستقیم پر چلانے میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اعجازِ تکلم کا بڑا دخل تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ الفاظ کی قوتِ تاثیر نے ہمارے مذہب اور رزم وبزم کی تاریخ میں جو کارنامے انجام دیے ہیں وہ ہماری ملّی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔

گفتگو دراصل انسان کی شخصیت کا آئینہ دار ہے۔ ہم بالعموم کسی شخص کی عظمت اور اس کے ذہنی معیار کا اندازہ اس کی گفتگو ہی سے کرتے ہیں۔ کامیاب زندگی گزارنے میں انسان کے طرزِ گفتگو کو بہت زیادہ دخل ہے۔ جو لوگ گفتگو کے فن سے نابلد رہتے ہیں ان کی زندگی ناکامیوں اور نامرادیوں کی داستان بن کر رہ جاتی ہے۔ غیر مربوط' بے جوڑ اور بھونڈی گفتگو کرنے والے شخص کی مثال اس دکاندار کی سی ہے جس کی دکان میں ہر قسم کا مال موجود ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس میں سودا بیچنے کا سلیقہ نہیں۔ مثلاً وہ ٹوپی کے ایک گاہک کو یونہی ٹوپی اٹھا کر تھما دیتا ہے۔ اور نہایت روکھے پن سے قیمت وصول کرکے اپنے کام سے فارغ ہوجاتا ہے لیکن اس کے برعکس دوسرا دکاندار ٹوپی کو ڈبے میں ڈال کر' ڈبے کو رنگین اور مضبوط دھاگے سے باندھ کر' بڑی احتیاط اور خندہ پیشانی سے گاہک کے حوالے کرتا ہے اور قیمت وصول کرکے باقاعدہ شکریہ ادا کرتا ہے۔ پہلے دکاندار نے اپنے ناشائستہ طرزِ عمل سے گاہک پر کوئی اثر نہیں چھوڑا۔ لیکن دوسرے نے سودا بیچتے وقت اس قدر سلیقے اور اخلاق کا مظاہر کیا ہے کہ گاہک کو ہمیشہ کے لیے اپنا گرویدہ بنالیا۔ انسان کی گفتگو میں اس قدر حسن' کشش اور جاذبیت ہونی چاہیے کہ بات زبان سے نکلتے ہی دل میں اتر جائے' بلکہ سننے والے پر دائمی نقش چھوڑ جائے۔

گفتگو کرتے وقت اپنے مخاطب کے ذہنی معیار کو سامنے نہ رکھنا بھی بہت بڑی نادانی ہے۔ بات کرتے وقت ہمیشہ اہلِ محفل کی علمی استعداد' مخصوص عقائد' ذہنی رجحانات اور ذوقِ طبیعت کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

كَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ

(لوگوں سے ان کی سمجھ کے مطابق گفتگو کرو۔)

ایک طالب علم کے لیے ضروری ہے میٹھی زبان استعمال کرے اور سلیقے سے اس طرح گفتگو کرے کہ سننے والا اس کی گفتگو اور اندازِ گفتگو سے جان لے کہ یہ کوئی پڑھا لکھا اور مہذب آدمی بات کررہا ہے۔

زندگی میں نظم و ضبط

www.KitaboSunnat.com

طالب علم کی زندگی میں نظم وضبط ہونا چاہیے۔ضبط کے معنی قاعدے'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قانون اور ڈسپلن کے ہیں۔اگر ہم اپنے گردوپیش پر نظر دوڑائیں تو ہمیں کائناتِ ارضی و سماوی کا ہر ذرہ ایک قاعدے اور ایک قانون میں جکڑا نظر آتا ہے۔ دنیا کی سب چیزیں ایک زبردست قانون کی تابع ہیں۔ چاند اور ستارے سب ایک قانون میں بندھے ہوئے ہیں۔ سورج کی گرمی اور روشنی' اس کا طلوع و غروب' چاند کا گھٹنا اور بڑھنا 'لیل و نہار کی گردش' موسموں کا تغیر و تبدل' یہ سب کچھ ایک زبردست قانون کے ماتحت ہورہا ہے۔ زمین اپنی خاص رفتار سے گھوم رہی ہے۔ اس کی گردش کے لیے جو وقت اور راستہ مقرر ہو چکا ہے اس میں ذرا فرق نہیں آتا۔ پانی ' ہوا' روشنی اور حرارت سب ایک ضابطے کے پابند ہیں۔ نباتات، جمادات اور حیوانات بھی ایک مخصوص قانون کے تابع ہیں۔ اسی کے مطابق پیدا ہوتے ہیں' بڑھتے ہیں' گھٹتے ہیں اور فنا ہوجاتے ہیں۔الغرض فطرت کے حسنِ نظام کو دیکھیے' یہی نظر آئے گا کہ کائنات کی ہر چیز کے لیے ایک خاص ضابطے کے اندر رہنا مقدر ہوچکا ہے۔ خود انسان کی حیثیت پر بھی غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس کے جسم کا رواں رواں قانون قدرت کا تابع ہے۔ اس کا دل و دماغ' اس کے اعصاب و عضلات' اس کے خون کی گردش' اس کے لیے مخصوص ہو چکا ہے۔ گویا انسان کے قیام و بقا اور ارتقاء کے لیے مخصوص ضابطوں کی پابندی ضروری اور لازمی ہے۔ اسی لیے خدا نے انبیاء علیہم السلام کو وقتاً فوقتاً بہترین نظامِ فکر و عمل دے کر دنیا میں بھیجا۔ چنانچہ پیغمبر محمد رسول اللہ نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک بہترین ضابطۂ حیات لے کر دنیا میں تشریف لائے۔ اور حضورؐ نے جو نظامِ زندگی دنیا والوں میں پیش کیا ' وہ حقیقت میں انسانیت کے دکھوں کا مداوا ہے۔ اسلام ایک مکمل نظامِ حیات ہے اور اس کی قائم کردہ حدود کا احترام ہی معراجِ انسانیت ہے۔ ایک اچھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان کی زندگی ہمارے سامنے بطور نمونہ موجود ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان اپنے ہر قول وفعل میں اس ضابطے کا پابند رہے۔

معاشرے کے ایک فرد کی حیثیت سے ہم پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہ دو قسم کی ہیں، انفرادی اور اجتماعی۔ سوسائٹی میں رہتے ہوئے ہمارے قول وفعل کا اثر یقیناً دوسروں پر ہوتا ہے اور دوسروں کے اقوال وافعال بھی بڑی حد تک ہم پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ اگر ہمارے اقوال و افعال ایک خاص نظم کے ماتحت ہیں اور سوسائٹی کے لیے مفید ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم دوسروں کے جذبات اور احساسات کا احترام کرتے ہوئے پوری ذمہ داری کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ایک بلند پایۂ قوم کے اعلیٰ اوصاف اپنے اندر پیدا کرنے کے لیے روزمرہ کے کاموں اور معاشرت میں یک رنگی اور ضبط کا ثبوت دیجیے۔ بازاروں میں چلتے وقت اپنے مقررہ راستوں کا خیال رکھیے' پُرہجوم گلیوں سے گزرنے کے لیے بھیڑ چھٹ جانے کا انتظار کیجئے ریلوے اسٹیشن یا بس اسٹینڈ سے ٹکٹ خریدتے وقت' دفاتر سے معلومات یا کاغذات کے لین دین کے موقع پر اور دوسری اجتماعی تقاریب میں ڈسپلن اور ضبط کو ہاتھ سے نہ جانے دیجئے۔ اور یوں اپنے رفیقوں اور متعلقہ کارکنوں کے لیے اطمینان اور سہولت کی فضا پیدا کیجیے۔ اسی طرح ریلوے اور بسوں میں سوار ہوتے وقت دھکم پیل کرنے کے بجائے صبر وسکون کو شعار بنایئے تاکہ آپ کا وقت ضائع نہ ہو اور ملت کی عزیز جانیں بھی حادثوں سے محفوظ رہیں۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم انسانوں کی ایک بھیڑ نہیں ہیں بلکہ ایک منظم اور باوقار ملت ہیں' جس کی تنظیم' مشترک عقیدے' مشترک اندازِ فکر ونظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشترک خیالات اور مشترک تہذیب کے جاودانی رشتوں کے ساتھ کی گئی ہے ہمارا فرض ہے کہ ان رشتوں میں نظم وضبط کے احساس کے ساتھ توانائی اور مضبوطی پیدا کریں' تاکہ ملّتِ پاکستان متمدن قوموں کی صف میں جگہ پا سکے۔

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

"آپ نے مجھ سے پیغام مانگا ہے' میں کیا پیغام دے سکتا ہوں' ہمارے پاس رہنمائی اور روشنی حاصل کرنے کے لیے سب سے بڑا پیغام قرآنِ مجید ہے۔ ہمیں اگر کچھ کرنا ہے تو یہ کہ ہم اپنے آپ کو پہچانیں اور اپنی صلاحیتوں' خوبیوں اور طاقتوں سے باخبر ہوں۔ اور اگر ہم منظم ومتحد اور اپنے مقصد کے وفادار رہے تو وہ دن دور نہیں جب ہم اپنی منزلِ مقصود پالیں گے اور اپنے آپ کو حیرت انگیز اور شان دار ماضی کا مستحق ثابت کردیں گے۔"

(قائداعظم کا سرحد سٹوڈنٹس فیڈریشن کے نام پیغام' ۴ اپریل ۱۹۴۳ء)

خدمتِ خلق

مبارک ہیں وہ لوگ جن کا جینا اور مرنا دوسروں کے لیے ہے' جو اس دنیا میں اپنے ذاتی فائدے کی پروا نہ کرتے ہوئے دوسروں کی بہتری کے لیے کام کرتے ہیں۔ انسان کو اس دنیا میں بھیج کر اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے کام اس کے سپرد کیے۔ کچھ تو وہ کام ہیں جن کو حقوق اللہ کا نام دیا جاتا ہے' کچھ کو حقوق العباد کہتے ہیں۔ نماز' روزہ' وغیرہ حقوق اللہ کی ذیل میں آتے ہیں ۔ خدا کی عبادت اور اس کی بندگی کا حق ادا کرنا اپنی جگہ پر نہایت ضروری ہے' لیکن خدا کے بندوں کی خدمت کرنا بے حد اہم کام ہے۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

خدا کے عاشق تو ہیں ہزاروں بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

اس کا مطلب یہ ہوا کہ خدا کے بندوں سے پیار کرنا ہی خدا سے محبت کرنا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں ہر شخص اپنے ذاتی مفاد کی خاطر سردھڑ کی بازی لگا دیتا ہے اور صرف اپنی ذات کے لیے مشکل سے مشکل کام کرنے پر بھی آمادہ ہوجاتا ہے۔ بلکہ دوسروں کی حق تلفی کرکے اور دوسروں کا خون چوس کر دولت جمع کرتا ہے۔ عزت' رتبہ اور شہرت حاصل کرنے کے لیے بسا اوقات اپنا ضمیر بھی بیچ دیتا ہے' لیکن اس قسم کے لوگ تمام عمر حقیقی مسرت اور خدا کی خوشنودی نہیں حاصل کرسکتے۔

اس کے برعکس کچھ لوگ دنیا میں ایسے بھی ہیں جو اپنے ذاتی فائدوں کو پسِ پشت ڈال کر دوسروں کے لیے جیتے ہیں۔ ملک و قوم کی بہتری اور بھلائی کے لیے اپنی زندگی وقف کردیتے ہیں ۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا نام دنیا میں ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔

درحقیقت جس مقصد کے لیے خدا نے انسان کو دنیا میں بھیجا وہ مخلوقِ خدا کی خدمت ہے ۔

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کرو بیاں

صحیح معنوں میں انسان وہ ہے جو اس دنیا میں رہ کر دوسروں کے کام آئے۔ جس دل میں بنی نوعِ انسان کی خدمت کا جذبہ نہیں وہ دل نہیں بلکہ پتھر کا ٹکڑا ہے۔ جتنے انبیاء کرام اور اولیائے عظام آج تک اس دنیا میں پیدا ہوئے ہیں' انہوں نے اہلِ عالم کو خدمتِ خلق کی تعلیم دی۔

مولانا احمد علی لاہوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ'' قرآن کا خلاصہ یہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کو اس کی عبادت سے' رسولؐ کو اس کی اطاعت سے اور خلق اللہ کو اس کی خدمت سے راضی کر لو۔''

اس سلسلے میں مشاہیرِ اسلام کی زندگی کے نمونے بھی ہمارے سامنے ہیں۔ ان کی عمریں بیواؤں' یتیموں اور بے سہارا لوگوں کی دستگیری میں گزر گئیں۔ حضرت عمرؓ کے دل میں خدمتِ خلق کا جذبہ اس قدر زیادہ تھا کہ وہ اپنی رعایا کی خبرگیری کرنے کے لیے رات کے وقت مدینے کی گلیوں میں گشت کیا کرتے تھے اور محض اپنے خدا کی خوشنودی کے لیے ہر مصیبت زدہ کی دل کھول کر امداد کرتے۔ شام کو کوئی تجارتی قافلہ آ کر شہر سے باہر ڈیرہ ڈال دیتا تو جناب فاروقِ اعظمؓ اہلِ قافلہ کی خبر گیری کے لیے جاتے' ان کی جان ومال کی حفاظت کے لیے رات بھر پہرہ دیتے' اور جب صبح کی روشنی نمودار ہوتی تب گھر آتے۔

ہمارے جن بزرگوں نے اپنی زندگی کو ملک اور قوم کی خدمت کے لیے وقف کیے رکھا اور اپنے ہم جنسوں کے دکھ درد میں شریک رہے ان کا نام آج تک زندہ ہے اور وہ اپنے نیک نام کی بدولت ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

ہماری تاریخ میں مجاہد اعظم ٹیپو سلطان' علامہ اقبال اور قائد اعظم جیسے مشاہیر کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا، محض اس لیے کہ انہوں نے زندگی کا ایک ایک لمحہ اپنے ملک اور قوم کی بہتری کے لیے وقف کردیا تھا۔ اور اپنے ہم وطنوں کے لیے ایسے ایسے کارہائے نمایاں سرانجام دیے جن کی یاد ابھی تک دلوں میں باقی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ملتِ اسلامیہ ہمیشہ فخر کرتی رہے گی۔

مشہور ہے کہ کسی بزرگ نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ ان کے سامنے ایک لمبی چوڑی فہرست لیے کھڑا ہے۔ حضرت نے پوچھا اس فہرست میں کیا لکھا ہے؟ فرشتے نے کہا اس میں ان لوگوں کے نام ہیں جو خدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے محبت کرتے ہیں۔ آپ نے پوچھا میرا نام اس فہرست میں ہے یا نہیں۔ فرشتے نے نفی میں جواب دیا اس پر آپ فرمانے لگے کہ میرا نام ان لوگوں میں لکھ لو جو خدا کی مخلوق سے پیار کرتے ہیں۔ یہ سن کر فرشتہ غائب ہوگیا۔ دوسری رات وہی فرشتہ آپ کو پھر خواب میں نظر آیا۔ اب کے پھر ایک فہرست فرشتے کے ہاتھ میں تھی۔ آپ نے پھر فرشتے سے پوچھا کہ اس میں کیا لکھا ہے؟ فرشتے نے جواب دیا کہ اس فہرست میں ان لوگوں کے نام ہیں جن سے خداوند تعالیٰ خود محبت کرتا ہے اور اس میں آپ کا نام سرفہرست ہے۔ اس مثال سے ثابت ہوتا ہے کہ خدمتِ خلق ہی سب سے بڑی عبادت ہے۔ دنیا میں سچی خوشی حاصل کرنے اور خدا کو خوش کرنے کے لیے اس سے بڑا کوئی ذریعہ نہیں۔

وہی دوست ہے خالق دوسرا
خلائق سے ہے جس کو رشتہ وِلا کا
یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

زندگی اچھے یا برے اعمال سے عبارت ہے ۔ زندگی سے اگر عمل کو الگ کردیا جائے تو یہ لفظ بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ قرآن پاک میں نیک اعمال کی تعلیم پیش کی گئی ہے اور اسی طرح برے اعمال کی تفصیل بھی موجود ہے۔ ارشادِ نبویؐ کے مطابق ''دنیا آخرت کی کھیتی ہے''۔ جس نے اس دنیا میں رہ کر نیک اعمال کیے اس نے جنت خرید لی اور جس نے اپنی زندگی کو گناہوں میں بسر کیا' اس نے اپنے لیے جہنم کو منتخب کرلیا تن آسانی' سستی' آرام طلبی' عیاشی اور اسی قسم کی دوسری برائیوں سے بچ کر مسلسل جدوجہد' روح کی پاکیزگی کے لیے عبادت' بنی نوع انسان کی بھلائی' ہمدردی اور ایثار کا جذبہ' حق کی خاطر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی جان تک قربان کردینے کی خواہش' یہ اور اس قسم کی دوسری نیکیاں انسان کے لیے جنت کا پیغام ہیں۔ دوسرے لفظوں میں انسان کے نیک اعمال اس کے لیے بہشت کا سامان ہیں۔ اور اس کی بداعمالیاں اس کے لیے جہنم کے عذاب کا سبب ہیں۔ انسان کو نیک عمل کرکے اسی دنیا میں جنت کا سامان کرنا چاہیے۔

والدین سے اچھا سلوک

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (القرآن)

اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کیا کرو۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کا سبب ماں باپ کو بنایا۔ گویا والدین بچے کو جنم دیتے ہیں اور بڑا ہونے تک اس کی پرورش کرتے ہیں۔ خود تکالیف برداشت کرتے ہیں بچے کو تکلیف نہیں پہنچنے دیتے۔ ماں ہی کو لیجیے' جب بچہ چھوٹا ہوتا ہے تو وہ کس محبت اور پیار سے اس کی پرورش کرتی ہے' جب کبھی وہ رونے لگتا ہے تو بے چین ہو جاتی ہے۔ اس کی خاطر اپنا آرام غارت کرلیتی ہے۔ باپ اپنی اولاد کی خاطر دن رات محنت میں مصروف رہتا ہے۔ خون پسینہ ایک کرکے کمایا ہوا پیسہ اس کی تربیت وپرورش پر خرچ کرتا ہے۔ بچوں کو بھی ان کے ان احسانوں کا بدلہ ادا کرنا چاہیے۔ جب وہ بڑے ہوجائیں تو انہیں والدین کا خیال رکھنا چاہیے۔ ان کے احکام کی اطاعت و فرماں برداری ان پر لازم ہے۔ خداوند تعالیٰ کی عبادت کے بعد سب سے بڑی نیکی والدین کی خدمت اور ان کا ادب و احترام ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے"۔ ہمیں والدہ کی خدمت واطاعت میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے والدین سے نیک سلوک کی تلقین فرمائی ہے۔ بعض اوقات والدین بچے کی اصلاح کے لیے سخت کلمات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال کرتے ہیں اور انہیں سزا دیتے ہیں لیکن بچے اسے برا سمجھتے ہیں۔ رب العزت فرماتے ہیں کہ ان کی سختی پر اُف تک نہ کرو۔والدین سب کچھ محبت اور اصلاح کی بنا پر کرتے ہیں نہ کہ نفرت اور دشمنی کی بنا پر ۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ اگر والدہ یا والد زندہ نہ ہوں تو ان کے قریبی رشتہ داروں یا ان کے عزیز دوستوں سے حسن سلوک سے پیش آؤ اور ان کی خدمت کرو۔یہ تمام مسلمانوں کی ذمہ داریاں ہیں اور جن خوش نصیب بندوں کو اللہ تعالیٰ نے علم جیسی عظیم دولت حاصل کرنے کا موقع اور توفیق عطا فرمائی ہو' ان کے لیے تو یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے علم اور عمل سے اللہ کی تمام مخلوق اور اس کے تمام بندوں کو فائدہ پہنچائیں۔ اور ان میں سب سے بڑھ کر حق والدین کا ہے، ان کی خدمت کی جائے اور ہر طرح سے ان کے آرام و راحت کا خیال رکھا جائے۔

استاد کا احترام

اسلام نے جہاں مسلمانوں پر حصولِ علم کو فرض قرار دیا ہے' وہاں استاد کو بھی معزز ترین مقام عطا کیا ہے تاکہ اس کی وجاہت سے علم کا اور علم سے انسانیت کا وقار بڑھے۔ استاد کا یہ اعزاز کیا کم ہے کہ اسے اس پیشے کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خصوصی نسبت حاصل ہے' جیسا کہ ارشادِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا

''مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔''

استاد نئی نسل کی صحیح نشو و نما کر کے اس کے فکر و عمل کی اصلاح کرتے ہیں۔ نئی نسل انہی کے فراہم کردہ سانچوں میں ڈھلتی ہے۔ استاد کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعزاز و احترام کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تمہارے تین باپ ہیں۔ ایک وہ جو تمہیں عدم سے وجود میں لایا' دوسرا وہ جس نے تمہیں اپنی بیٹی دی' تیسرا وہ جس نے تمہیں علم کی دولت سے مالا مال کیا۔''

معلم کی حیثیت علم کی بارش کی سی ہوتی ہے۔ جن طلبہ کے ذہن کی زمین بارش کو جذب کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے وہ بارش کے فیض سے سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے یہ حوصلہ اور ظرف بھی والدین کے علاوہ استاد ہی کا ہوتا ہے کہ وہ اپنے شاگرد کو اپنے آپ سے آگے بڑھتا دیکھ کر حسد کرنے کے بجائے خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ حقیقت میں وہ اپنے طلبہ کی کامیابیوں کو اپنی ہی کامیابیاں سمجھتا ہے۔ مسلمانوں میں استاد کی احسان شناسی اور احترام کا اندازہ کچھ اس رواج سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ شاگرد استاد کے نام کو اپنے نام کا حصہ بنالیتے ہیں۔ اور اس طرح لائق شاگردوں کے ذریعے استاد کا نام زندہ رہتاہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری چند دیگر مطبوعات

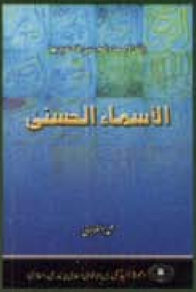

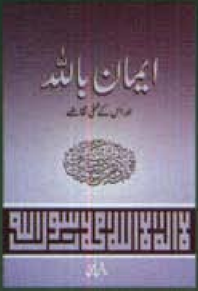

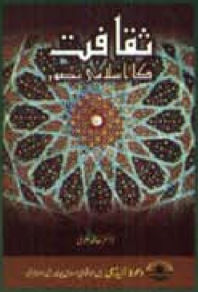

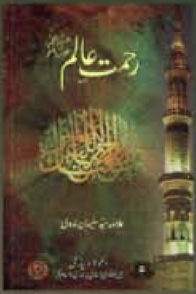

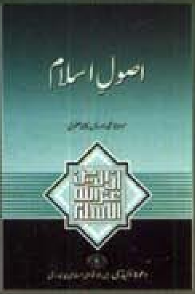

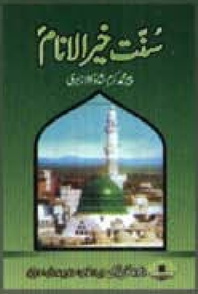

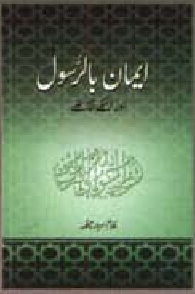

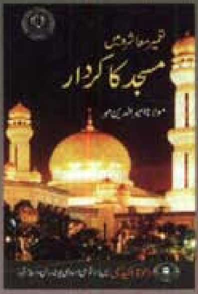

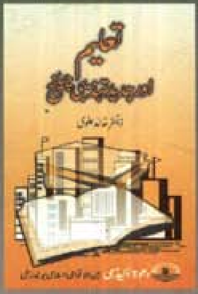

دعوۃ اکیڈمی

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

پوسٹ بکس: 1485 اسلام آباد، پاکستان فون: 9261751-4, 2262031 فیکس: 2261648
ای میل: dawah@isb.compol.com ویب سائٹ: www.dawahacademy.org

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ